الحکم کی تمام جلدوں میں شمارہ نمبر 13

کی بیک سائڈ پر صفحہ نمبر 18 لکھا

ہوا ہے صفحہ نمبر 14 تا 16 نہیں ہے

الحکم

بہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)
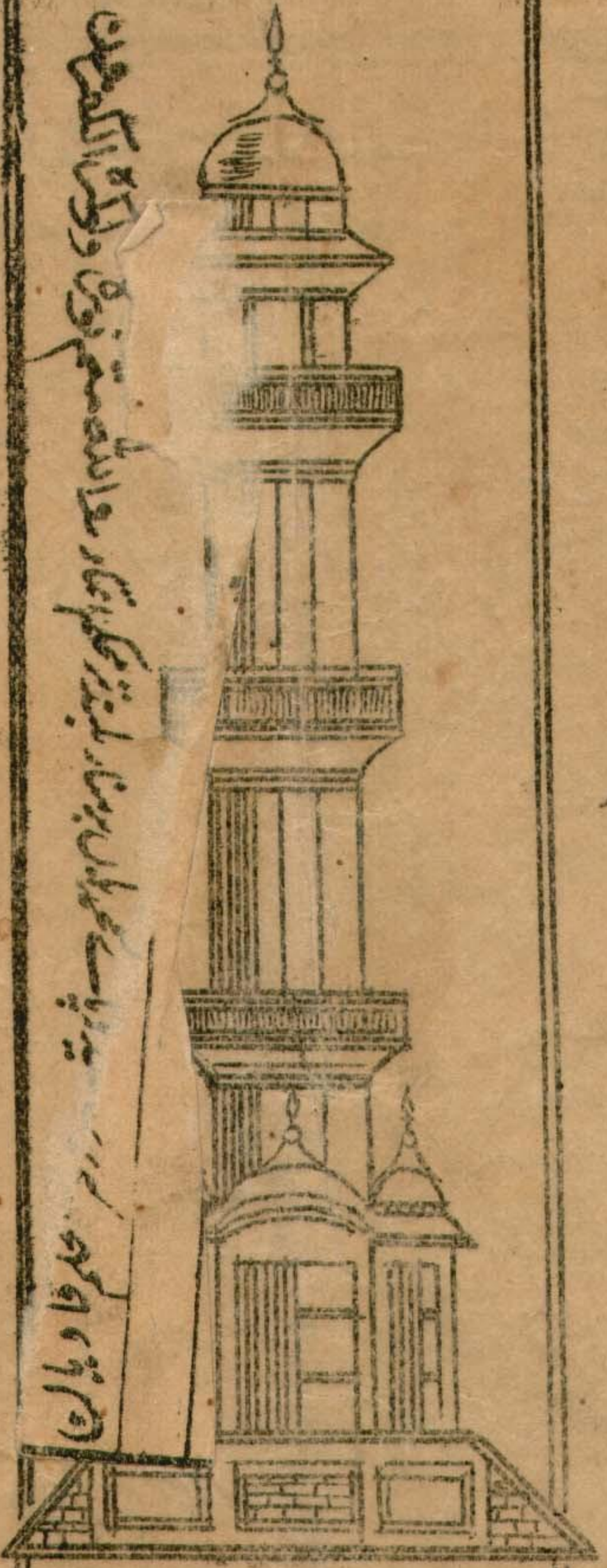
نمبر قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۲۵ | جلد ۱۱

بائیس سوالوں کا جواب

حضرت حکیم الامۃ کے حضور شاہجہانپور سے ایک انجمن نے ۲۲ سوال بغرض جواب بھیجے تھے آپ نے ان سوالات کا جواب وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اس نہج پر دیا کہ پہلے ایک ایک کا جواب لکھا اور ساتھ ہی تحریر فرمایا کہ اگر یہ جواب مفید اور تسلی بخش ہو تو میں آیندہ لکھوں جب اس نے اپنا اطمینان ظاہر فرمایا تو آپ نے یکے بعد دیگرے ان سوالات کے جواب قلمبند کر دیئے۔ یہ سوالات زیادہ تر وہی ہیں یا اسی قسم کے ہیں جو مرتد ڈاکٹر نے کئے ہیں اسلئے یہ سلسلہ بہت مفید اور قابل قدر ہوگا انشاء اللہ آج میں پہلے سوال کا جواب درج کرتا ہوں۔

ایڈیٹر

آپ کے خط میں سوال ۱ کا خلاصہ ہے۔ اقرار توحید اور تزکیہ نفس مدار نجات ہے۔

اس پر آپکی دلیل۔ ۱۔ من آمن باللّٰہ والیوم الآخر وعمل صالحا فلا خوف علیہم

۲۔ بلیٰ من اسلم وجہہ للّٰہ وھو محسن (۱۱)

۳۔ ان لا نعبد الا اللّٰہ ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا

۴۔ ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ ۔ ۱۷

۵۔ من خاف مقام ربہ ۱۷

۶۔ قد افلح من زکّٰھا۔

مجھکو اس دعوے اور ان دلایل پر دیر تک افسوس اور تعجب آتا رہا۔ آہ الٰہی تیرا رحم ہو اسوقت کے مسلمان کیوں قرآن سے غافل اور پھر نجات سے ایسے بے خبر کیوں ہو گئے۔

ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس۔ ہوئے ۔ مسلمان ظاہری سلطنتیں برباد کر کے متاسف نہ تھے روحانی خوبی کے برباد کرنے میں بے پروائی سے کام لیتے ہیں۔

۱۔ اس لئے کہ اقرار توحید میں تو منافق بھی شریک تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن الناس من یقول آمنا باللّٰہ وبالیوم الآخر اور ان کے متعلق ارشاد ہے لعنوا فی الدنیا والآخرۃ ۔ اور ارشاد ہے۔ اخذوا وقتلوا تقتیلا۔

۲۔ توحید کیا چیز ہے اس میں اول تو بڑا اختلاف ہے کہ توحید کسکو کہتے ہیں۔

۱۔ منطقی اور فلسفی توحید کہتے ہیں ایک علۃ العلل کو ماننا جو ذات بحت لابشرط شئے ہے۔

۲۔ وحدت وجود والے اعتقاد کرتے ہیں خالق کو عین مخلوق اور مخلوق کو عین خالق سمجھنا توحید ہے۔ کلمۃ الحق ایک لکھنوی وجودی کی کتاب ہے اس میں لکھا ہے تمام مفسر۔ محدث۔ متکلم۔ فقیہ دوئی کو مان کر شرک میں گرفتار ہیں۔

عیسائی زور سے کہتے ہیں جبتک توحید تثلیث کے ساتھ نہ ہو توحید نہیں۔ کیونکہ توحید ہے واحد بنانا اور اعتقاد کرنا سو ہم لوگ تین کو ایک مانتے ہیں اس لئے موحد ہیں ایک کو ایک ماننا توحید ہی نہیں۔

آتشی ستارہ کا نمودار ہونا

سول ملٹری گزٹ کا ایک نامہ نگار کہتا ہے کہ گذشتہ اتوار کے دن پونے پانچ بجے شام کے ایک سنگ شہابی آسمان سے گرا۔ جو بہت ہی درخشاں تھا۔ راولپنڈی میں اسکا رُخ جنوب مشرق کی جانب تھا گو دہوپ تھی۔ پھر بھی روشنی بہت تیز تھی اگر رات کے وقت گرتا تو ایک مافوق العادت منظر دیکھنے میں آتا۔ اس کے متعلق آج پیسہ اخبار کے متعدد نامہ نگاروں کے خطوط درج کئے جاتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ پنجاب کے اکثر حصوں میں یہ قدرتی کرشمہ دیکھا گیا ہے۔

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ ۳۱ر مارچ کو بوقت ۵ بجے شام بطرف مشرق ایک دُمدار ستارہ کیطرح ایک آتشی ستارہ ۲ منٹ تک آسمان پر نمودار رہا۔ اس کے بعد ایک دہواں سا ہو گیا۔ اسکی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ کیا شئے تھی یہی کیفیت کئی دیہات میں بھی دیکھی گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کے تمام احوال کا پورا پتہ ہو تو تحریر کریں۔ کیونکہ ہمارے علاقہ میں کئی طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ مرزائی صاحبان کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا الہام ہے کہ آسمان سے ایک نشان عنقریب ظاہر ہوگا جو ۷ مارچ سے یکم اپریل ۱۹۰۷ء تک ظاہر ہوگا۔ کئی صاحبان کہتے ہیں کہ پہاڑ پھٹ گیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ فوجیوں نے گولہ آسمان پر چڑھایا ہے۔

(محمد عبد اللہ خاں از حافظ آباد)

تحصیل جہلم۔ ۳۱ر مارچ کو بروز اتوار تقریباً ۴ بجے شام کو ایک شعلہ آتش آسمان مغرب سے نمودار ہو کر مشرق کی طرف جا کر غائب ہو گیا۔ اور اخیر ایک بادل سا نظر آیا۔ حالانکہ آسمان بالکل صاف تھا۔ یہ خدا کی قدرت دیکھکر سب حیران رہ گئے

(محمد خاں نائب مدرس ٹھہری ضلع جہلم)

سنگھنال ریاست جموں۔ کل شام ۴ بجے عجب قدرت دیکھنے میں آئی میں سایہ میں بیٹھا ہوا کتاب پڑھ رہا تھا کہ کتاب کے صفحہ پر کچھ بجلی کیطرح چمک پڑی چونکہ مطلع بالکل صاف تھا۔ اوپر نظر اٹھا کر جو دیکھا تو ایک دہوئیں کی لکیر لمبی جسطرح کہ آتشبازی کی ہوتی ہے اسطرح کی نظر آئی جو کہ پھیل رہی تھی دو منٹ کے بعد اس قسم کی آواز اس دہوئیں کے اندر سے آئی جسطرح کئی توپیں فاصلہ پر اکٹھی چلی ہوں اور یہ آواز نصف منٹ تک رہی سب لوگ خوف زدہ ہو رہے ہیں۔ کوئی صاحب اگر کچھ وجہ بتلا سکیں تو درج اخبار فرما دیں۔

(بخشی کرتار سنگھ رونہ ٹھیکہ دار)

کلاس والہ۔ (ضلع گوجرانوالہ) ۳۱ر مارچ کو ۴ بجے دن کے شمالی جانب سے ایک بگولہ سرخ و نیلے رنگ کا آسمان سے گرتا ہوا معلوم ہوا۔ جسجگہ دریافت کیا گیا یہی معلوم ہوا کہ اسجگہ گرا ہے۔ حالانکہ معلوم نہیں کہ کس ملک میں وہ ستارہ گرا ہے۔ اس ستارہ کے متعلق جو کچھ حالات آپ کو معلوم ہوں بذریعہ پیسہ اخبار تحریر فرماویں۔ (محمد ۱۵۲۳۴ از کلاس والہ)

پنڈی گھیب۔ کل ۳۱ مارچ بوقت ۴ بجے شام قریب موضع کھڑپہ تحصیل پنڈی گھیب ایک شعلہ جو کہ قریب ایک نیزہ کے لمبا تھا اور اس کا سرا اخروٹ کی مانند موٹا تھا اور پیچھے سے دم کی مانند تھا آسمان سے گرا۔ اور اسی وقت اور اسی قسم کا شعلہ موضع "اخلاص" میں بھی اسی تاریخ کو آسمان سے گرا۔ (لالہ ہیرانند دوکاندار و لالہ میرن پٹواری از پنڈی گھیب)

ضلع گورداسپور۔ کل شام ۳۱ر مارچ بوقت ۴ بجکر ۵۴ منٹ پر ایک ستارہ یعنی ایک سخت تیز روشنی بمشابہ ایک مشعل کے جس کے پیچھے ایک گز نہایت ہی سفید و شفاف چاندی کا سا دستہ معلوم ہوتا تھا جنوب سے شمال کو جاتا معلوم ہوا۔ جس جگہ وہ گرا۔ اسجگہ سے تین مختلف جگہ سے دہواں نمودار ہوا اور اس کے بعد ایک بڑی ہولناک گرج سنائی دی۔ جہانتک معلوم ہوا

سات سات میل کے فاصلہ پر یہی حال ظہور میں آیا ہے۔ لوگ بیچارے دیہاتی اس کیفیت کو دیکھکر سخت حیرت زدہ ہو رہے ہیں۔ (بابا وا خادم)

جاگل ضلع گجرات۔ عجائبات قدرت حق میں سے ایک کا مشاہدہ ہوا یکشنبہ کے روز ۳۱ مارچ بوقت ۵ بجے عصر کے وقت ایک شعلہ آگ کا بجانب شرق نمودار ہوا۔ ہری کین لمپ کی چمنی کیطرح گول تھا زمین پر گرنے سے پہلے چنگاریاں نکلکر صرف دخان کی صورت مستطیل میں ظاہر ہو کر قریباً پانچ منٹ میں غائب ہو گیا لطف یہ ہے کہ کوٹلہ سے لیکر دریا چناب کے مغربی مغربی کنارہ تک جسکا فاصلہ ۳۰ میل کا ہے یکصد کرم کے فاصلہ پر گرتا لوگ بتاتے ہیں ہزارہا لوگ دیکھکر حیران ہوئے ہیں۔ یہ بھی دریافت کیجئے کہ اور بھی کسی ملک میں کسی شخص نے اسے دیکھا ہے یا نہیں (محمود شاہ)

ضلع راولپنڈی۔ ۳۱ر مارچ کو دوپہر سے تا بوقت زوال مختلف جگہوں پر اس علاقہ میں آسمان سے شعلے آتش کے بشکل برج آتشی گرتے نظر آئے اور زمین کے نزدیک آتے ہی دہواں بنکر غائب ہو گئے اور اس کے اوپر کے سمت آسمان پر ابر سا بنکر نمودار ہو گیا۔ اس علاقہ کے بعض گاؤں میں جہاں یہ شعلے گرے طاعون کا بڑا زور ہے یہ کئی معتبر لوگوں نے دیکھے ہیں اور اس علاقہ میں اسبات کا بڑا چرچا ہے کہ آیا یہ کیا بات ہے۔ تمام اخباروں میں اس کا اندراج کیا جائے (جان محمد از جیرو رتال ڈاکخانہ حیات سر راولپنڈی)

گڈاری۔ (تحصیل جہلم) کل ۳۱ر مارچ کو بوقت ساڑھے تین بجے شام کے ایک شعلہ آتشین ایسا نظر آیا کہ جس کے سامنے سورج کی روشنی بھی ماند ہو گئی تھی۔ اس شعلہ کی رفتار جنوب مغرب سے شمال مشرق کو شہاب کی رفتار کے موافق تھی۔ اور وہ زمین سے قریب اور زمین کی سطح کے متوازی تھی۔ اسلئے ہم اسکو شہاب نہیں کہہ سکتے کیونکہ کشش زمین ایسا کرنے سے مانع ہے۔ اسوقت تک جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ ہمارے قصبہ کے اردگرد چھ چھ کوس دور گاؤں والوں نے بھی دیکھا ہے واسطے ہیں اس شعلہ کے بعد ایک کثیف دہوئیں کی لائن دیر تک نظر آتی رہی بعض خبروں سے پایا جاتا ہے کہ اس شعلہ کی رفتار بالکل خط مستقیم کی صورت میں نہیں تھی بلکہ بعض بعض جگہوں میں اس نے سمت بھی بدلی۔ اس واقعہ کے ظہور کے وقت ابر کا نشان مطلق نہیں تھا جس سے برق کا گمان ہو سکے اور نہ کسی قسم کا شور یا آواز تھی عجب قدرت خدا تھی۔ دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں۔ ایک دو آدمی نے نہیں دیکھا بلکہ صدہا نے دیکھا ہے۔ لوگ بہت ششدر ہیں۔ شاید یہ بھی قیامت کے مقررہ آثار میں سے کوئی نشان ہو

(نور عالم) مدرس مدرسہ گڈاری ضلع جہلم

کوٹ صدر خاں (ضلع فیروز پور) ۳۱ر مارچ کی آسمانی آگ نے عوام الناس کو خائف کر رکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ۳۱ر مارچ بروز اتوار ۳-۴ بجے شام کے درمیان آسمان کیطرف سے ایک بوتل اترتی دکھائی دی جسمیں سے شعلہ نکلکر اوپر کو جاتا تھا۔ بوتل مذکور زمین پر آکر دہواں بن گئی۔ یہ نظارہ ایک جگہ نہیں دیکھا بلکہ جہانتک معلوم ہو سکا ہے کم از کم دس پندرہ گاؤں میں دیکھا گیا ہر ایک گاؤں میں کئی کئی اشخاص نے گاؤں کی مختلف سمتوں میں دیکھا ہر ایک نے اپنے سے چند قدم کے فاصلہ پر یہ وقوعہ پایا۔ اکثر آدمی خوف سے گھروں کو بھاگ آئے اس سے لوگ بہت ہراساں ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی بزرگ اسکی حقیقت سے آگاہ ہوں تو بذریعہ اخبار ظاہر فرما کر عوام الناس کو مطمئن فرماویں۔ (شیر محمد کوٹ صدر خاں ضلع فیروز پور)

(روزانہ پیسہ)

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپکر شائع ہوا

ہر ایک کے فائدہ کیلئے

ہر ایک اخبار میں آپ ایسے اشخاص کے جو کہ کسی دور شہر میں رہتے
ہیں بیانات پڑھینگے کہ جن کو کسی عجیب علاج یا اکسیر دوا سے
شفا حاصل ہوئی یا بہت فائدہ ہوا لیکن ہم بمبئی میں صرف مشہور
طبیبوں اور باشندوں کے بیانات شایع کرتے ہیں بمبئی
کی خلایق کو بمبئی ہی کی شہادت چاہیئے اور ڈاکٹر عبد الرزاق صاحب
(طبیب نارتھ کوٹ پولیس اسپتال کہ جن کو بمبئی کی خلایق ایک
نہایت تجربہ کار طبیب جانتی ہے اسے زیادہ معتبر کس کی شہادت
ہوگی، وہ فرماتے ہیں۔ میں نے ڈون کی درد پشت اور
اور گردہ کی گولیوں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس کا) استعمال کیا
اور گردونکی شکایات میں اعلیٰ درجہ کا نتیجہ حاصل ہوا۔ گردوں اور پیشاب
کی کسی قسم کی شکایات کی پہلی علامت معلوم ہونے پر ان
گولیوں کا استعمال کرنا چاہیئے کیونکہ اگر بے پروائی کیگئی تو یہ امراض
مہلک ہوجاتے ہیں یہ گولیاں گردوں کو قوت بخشتی ہیں۔ اور انہیں
خون میں سے ان زہری فضلوں کو نکالنے میں مدد کرتی ہیں کہ جنکی وجہ سے
درد پشت۔ وجع مفاصل (گٹھیا) جلندر پیشاب کی بیماری اور گردونکی دیگر
امراض پیدا ہوتے ہیں۔ تمام دوا فروشونکی دوکانو نپر یا براہ راست ڈون کی
دوا پوسٹ آفس باکس نمبر ۲۰ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی دو
روپیہ ۲ یا چھ شیشیوں کے ۱۱ اگر آپ اپنے حکم کے ساتھ اس اشتہار کو
معہ نام اخبار کہ جسمیں یہ چھپا تھا بھیجینگے تو آپکے حکم کی تعمیل بغیر
ویلیو پے ایبل خرچ لینے کے کیجائیگی +

ایک لاکھ پرچہ تقسیم ہوچکی

اگر آپکے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پر آفتاب کا
ٹریڈ مارک نہ ہو تو جعلی سمجھنا چاہیئے
(ہر درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

(سرمہ نوری)

بیش انتا۔ ادھر لگاؤ اور آنکھیں صاف ہوگئیں کسی قسم کی سیاہی وغیرہ کا اثر آنکھوں
یہ وہ سرمہ ہے جس نے نزول ما... تک میں فائدہ دکھایا ہے اور باقی امراض چار
پھولا۔ دہند غبار سبل۔ پانی پڑبال۔ خارش۔ موتیابند۔ ابتدائی سرخی۔ ناخنہ
چند ہی دنوں کے بعد استعمال سے کھویا جاتا ہے سیکڑوں سارٹیفکٹ معزز
ڈاکٹروں و حکیموں و رئیسوں و عہدہ داروں کے موجود ہیں ایک تولہ سال بھر
کو کافی ہے۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہر ایک میں ہے قواعد ایجنسی درخواست آ
روانہ ہونگے دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔
سرمہ نور خاکی فی تولہ عہ سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸

سوتی لنگی شروع پختہ رنگ کم خرچ بالا نشین خوش وضع ایسے کہ ریشمی معلوم ہوت
کے واسطے عمدہ تحفہ + جاڑے وغیرہ... تو شک لحاف کے واسطے .... بار
و خوبصورت کپڑا ہے فی تھان طول ۲۴ گز ۱۰ گرہ عرض ۱۱ گرہ قیمت صرف عہ
فرمایشات وی پی منگاتے ہیں جانبین کا محصول روزانہ ذمہ وار خریدا
جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع
لکھنؤ ہونی چاہیئے

المشتہر
محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

اسکاٹس املشن

تمہارے جسموں کے کمزور
مقامات اور مضبوط بناکر
انسداد مرض کر رہا ہے

ہاتھ سے چھوا نہیں
جاتا فروخت کیئے
سب دوا فروشوں کے
ہاں موجود ہے

ہمیشہ اس نشان
ماہی گیر اکا بلغش
لو اسکاٹ کے
طریقہ ساخت
کا نشان
ہے۔

اسکاٹ اینڈ براون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لندن

کل شیعہ و معتزلہ اور جو صفات باریتعالےٰ کو عین ذات مانتے ہیں وہ سب کے سب صفات باری کو عین باریتعالےٰ نہ ماننے والوں کو مشرک اور مخالف توحید یقین کرتے ہیں۔ علامہ حلی رافضی منہاج الکرامہ میں سنیوں پر شرک کا الزام لگاتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ تعدد قدما کے قایل ہیں آریہ توحید کے مدعی ہیں ان کے یہاں ایک قادر منتصرف علے المادّہ کا ماننا توحید ہے۔ برہمو کتب الہیہ اور رسل کی اطاعت کو شرک بتاتے ہیں۔ مدعی اشاعت قرآن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو شرک یقین کرتا ہے (کیونکہ یہ لوگ کلام اللہ کے ساتھ کلام الرسول کو واجب الاطاعت ماننکر شرک میں گرفتار ہیں) سنی معتزلہ کو مشرک یقین کرتے ہیں کہ وہ بندوں کو اپنے اعمال کا خالق ماننکر تعدد خالقین کے ملزم ہیں۔

آپ وہابی ہیں یا مقلد یا غیر مقلد اہلحدیث یا صوفی وہابیہ یا اہلحدیث کے نزدیک تمام ان کے مخالف مشرک ہیں۔

میرے ایک نجدی آشنا عبد الرحمٰن نام تھے اہل مکہ کے بارہ میں انہوں نے کہا اھل مکۃ کلھم مشرکون۔ میں نے کہا قل الا ما شاء اللہ تو بولا واللہ کلھم اجمعون۔ اکتعون۔ ابصعون مشرکون پھر میں نے کہا قل الا ما شاء اللہ تو بولا یُقتلون یذھبون

اب فرمائیے وہ توحید کیا چیز ہے جسکو مدار نجات کہا گیا۔

سید صاحبان و خانصاحبان! عبد الکریم الجیلی نے کہا ہے سوا مثنویہ کے سب نجات یافتہ اور قایل توحید ہیں۔

پھر عرض ہے۔ قرآن کریم میں لفظ توحید کا کہاں ہے اور کہاں اسکو مدار نجات کہا گیا۔

اب آپکی آیات پر توجہ کرتا ہوں سو آپ نے بسم اللہ غلط کی ہے کیونکہ پہلی آیت میں ایمان باللہ کے ساتھ ایمان بالیوم الآخر اور عمل صالح دو چیزیں ایمان باللہ کے ساتھ لگی ہوئی ہیں تو آپ کی اقرار توحید کے ساتھ نجات کو وابستہ کیا ہے اور اس آیۃ کریمہ میں ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر اور عمل صالح تین اور بڑھے تو اقرار توحید اور یہ تین کل چار مدار نجات ہوئے۔ پھر ایمان بالیوم الآخر کے ساتھ ایمان بالقرآن اور محافظت علے الصلوٰت لازم پڑا ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں والذین یؤمنون بالآخرۃ یؤمنون بہ وھم علےٰ صلوٰتھم یحافظون۔ پھر آپ غور کریں جو مومن بالآخر ہوگا وہ مومن ہوگا وہ مومن بالقرآن اور نماز و نیز محافظت کرنیوالا بھی ہوگا کیونکہ لازم اپنے ملزوم سے جدا نہیں ہوسکتا۔ تو پھر صرف توحید کیا چیز ہوئی۔

اب آپ عمل صالح کیطرف توجہ فرماویں آیا کل عمل نیک مراد ہیں یا بعض اگر بعض مراد ہیں تو وہ بعض کونسے ہیں؟ تعیین ضرور ہے اگر کل مراد ہیں تو انبیاء اور رسل اور انبیاء کے خلفا کا ماننا کیوں داخل اعمال صالحہ نہیں۔ آیۃ استخلاف جو سورۃ نور میں ہے اسمیں لکھا ہے۔ خلفاء کے ذکر کے بعد فرمایا ومن کفر بعد ذلک فاولٰئک ھم الفاسقون اور فاسقون کے متعلق فتوےٰ قرآن کریم یہ ہے واما الذین فسقوا فماوٰھم النار۔ فاسق کا ٹھکانا النار ہے۔ دوسری آیۃ کریمہ میں اسلام اور احسان کو مدار نجات ٹھہرایا ہے اگر آپ کے طور پر مانا جاوے تو پہلے پانچ کے مدار نجات کے ساتھ یہ چھٹا ساتواں اور آٹھواں مدار نجات ہوا اسلام کے ساتھ احسان کے ساتھ ملکر نواں۔

لیکن صاحبان! غور کرو جس نے اسلم وجہہ للہ کیا ہے تو وہ ایمان بالرسل کا پابند ہوگا یا نہ۔ ایمان بالملائکۃ۔ ایمان بالکتب ایمان بالقدر ایمان بختم النبوت کا پابند ہوگا یا نہ ہوگا اگر ہوگا تو توحید کے لوازم تمام احکام کا پابند ہوگا والّا افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کا ملزم ٹھہرکر الاخزی فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب کے حکم سے نجات سے محروم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو کوئی حضرت نبی کریمؐ کی مخالفت کرتا ہے اسکی نسبت فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم۔ اور فرمایا ہے ما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امراً ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل۔ یہاں غور کا مقام ہے زینب کا زید سے رشتہ کرنا نبی کریم کا منشاء ہوا زینب کے بھائیوں نے خلاف ورزی چاہی تو انکو حکم ہوتا ہے کہ تمکو ضلالت کا فتوےٰ ملے گا اگر خلاف کیا اور فرمایا ان الذین یحادّون اللہ ورسولہ اولٰئک فی الاذلین اور فرمایا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اور فرمایا ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذاباً مھینا۔ اور فرمایا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (الی) ان تحبط اعمالکم۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رفع الصوت علی صوت النبی سے توحید کیا سارے عمل حبط ہوسکتے ہیں کیونکہ اعمال میں توحید بھی داخل ہوسکتی ہے۔

پھر سورہ نور میں عائشہ رضؓ پر تہمت کنندوں کی نسبت فیصلہ ہے۔ لمسکم فیما افضتم فیہ عذاب عظیم۔

پھر جہاں سود کی ممانعت ہے وہاں سود خوروں کو کہا گیا ہے فاذنوا بحرب من اللہ۔ اب اون کے خیالی توحید کا پابند صرف سود خوری کے باعث اللہ سے لڑنیوالا قرار پایا آگے تیسری آیۃ کریمہ میں عبادت اللہ کرنے کا ارشاد اور حکم ہے کہ اللہ کے سوا اور کو رب نہ بناؤ۔ اور چوتھی میں ہے اللہ شرک کو نہیں بخشتا۔

صاحبان عبادت کرنا توحید کے بہر حال علاوہ ہے۔ اور شرک نہیں بخشتا اگر ترجمہ صحیح ہے تو کیا اللہ کی ہستی کا انکار اور اسکی ہستی کو برا کہنا کیا ملائکہ کو برا کہنا انبیاء و رسل کو برا کہنا عفو ہوسکتا ہے؟ یہ مختصر باتیں ذرہ یاد رکھیں۔

اس کے بعد عرض ہے آپکے پہلے اعتراض کا دوسرا حصہ ہے تزکیہ نفس پیارے صاحبان تزکیہ کو بھی آپنے مدار نجات ارقام فرمایا ہے اور قرآن کریم سے ظاہر ہوتا ہے مزکی حضرت نبی کریم ہیں غور کرو بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم۔ اس آیۃ کریمہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مزکی صفت محمد رسول اللہ کی ہے اور تاکید ہے کونوا مع الصادقین۔ تو بتایئے کیا یہ سب لغو تعلیم ہے۔

لا والله۔ لا واللہ۔ لا واللہ۔ الذی باذنہ تقوم السماء والارض صاحبان! اگر آپ انصاف کریں اور ضد و عداوت آپ کے اندر نہیں اور ہونی نہیں ہونا چاہیے تو آپ سنئے قرآن مجید میں نجات اور مدار نجات کا ذکر بھی بالفاظ ظاہر موجود ہے ثم ننجی الذین اتقوا۔ غور فرمایئے نجات کا موجب تقویٰ ہے اور تقویٰ کا مختصر بیان لیس البران تولوا وجوھکم الخ میں موجود ہے۔ دیکھئے نجات اور مدار نجات صریح لفظوں میں دکھائی ہے امام صاحب نے خود جواب دینے کا اکثر کا لکھا ہے باقی آپکے سوالات مرزا اور مرزائیوں پر حملہ ہے۔ پہلے اصل مضمون سیدھا ہو جاوے تو مطاعن کا جواب آپ کو لکھونگا۔ کیونکہ تمام انبیاء عیسائیوں کے نزدیک مطعون ہیں۔ نجات کا مسئلہ طے ہو تو آگے چلونگا۔

نور الدین ۲۷ ؍ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء۔ ۱۔ خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا۔ پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے۔

۲۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃً

۳۔ انی مع اللہ الکریم

۴۔ طوفان آیا وہی طوفان۔ شر آئی۔

۲۴ اپریل ۱۹۰۷ء۔ ۱۔ اصلح بینی وبین اخوتی۔

سلام قولاً من رب رحیم

یہ الہام کہ اصلح بینی وبین اخوتی۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ اے میرے خدا مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر۔ یہ الہام درحقیقت تتمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خدا تعالیٰ نے اس مخالفت کا انجام بتلایا ہے اور وہ یہ الہام ہیں۔

خروا علی الاذقان سجدا ربنا اغفرلنا انا کنا خاطئین۔

تاللہ لقد اٰثرک اللہ علینا وان کنا لخاطئین۔

لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین۔

یعنے بعض سخت مخالفوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ بعض نشان دیکھکر خدا تعالےٰ کے سامنے سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے اور مجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چن لیا۔ اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی۔ اس کا یہ جواب ہوگا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا تمہیں بخشدیگا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ یہ اس وقت ہوگا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہوں گے۔ آخر سعید لوگوں کے دل کھل جائیں گے اور وہ دل میں کہیں گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے۔ یا اس سے زیادہ اسکی نصرت اور تائید ہو سکتی ہے۔ تب یک دفعہ غیب سے قبول کے لئے ان میں طاقت پیدا ہو جائیگی اور وہ حق کو قبول کریں گے۔

ساریکم آیاتی فلا تستعجلون۔ قریب ہے میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤنگا بین

۲۔ یہ دو گھری مر گئے۔ (اسمیں خاص دو گھروں کی طرف اشارہ ہے۔)

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت الحمدللہ اچھی ہے اور آپ "حقیقۃ الوحی" کی تکمیل کے لئے شب و روز مصروف ہیں اس مقصد کے لئے قادیان کے سارے پریس اب یہی کام کریں گے۔ حضور چاہتے ہیں کہ بہت جلد یہ کتاب شایع ہو جاوے کتاب مذکور شایع ہو گئی ہوتی لیکن نشانات کا سلسلہ کچھ ایسا نامتناہی شروع ہو گیا ہے نشان پر نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور حضرت حجۃ اللہ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو پورا ہونیوالے نشانوں میں سے کوئی باقی نہ رہ جاوے بہرحال عنقریب شایع ہونے والی ہے۔

۲۔ بزرگانِ ملت کی صحت کی خبر خدا کے شکر کے قابل ہے۔

۳۔ موسم اب بدلنے لگا ہے کٹائی اب شروع ہو گئی ہے اور خدا کے فضل سے شہر کی بلائیں ٹلنے لگی ہیں۔

۴۔ امتحان اینٹرنس کا نتیجہ نکل آیا ہے سات طالب علموں میں سے پانچ پاس ہو گئے ہیں یہ نتیجہ خدا کے فضل و کرم سے نہایت تسلی بخش ہے۔

۵۔ ہفتہ زیر اشاعت میں سیالکوٹ اور گجرات کے ضلع سے اکثر احباب سعادت اندوز دار الامان ہوئے۔

صدقات

مخلص مومن تو ہمیشہ ہی وقتاً فوقتاً صدقات دیتے رہتے ہیں لیکن یہ ایام ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا غضب ملک کے مختلف حصوں پر نازل ہو رہا ہے اس لئے جہاں ہم لوگوں کو پاک تبدیلی کی حاجت ہے وہاں ضرورت ہے کہ رد بلا کے لئے صدقات بھی دیتے رہیں۔ قادیان میں مد صدقات جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ایک مستقل شاخ ہے اسکی ذریعہ سے یتامیٰ۔ مساکین۔ مولفۃ القلوب۔ طلبہ علم۔ ابناء السبیل اور مختلف قسم کے حاجتمند اور قابل امداد احباب کی مدد کیجاتی ہے اور اس سال کے لئے اس کے اخراجات کا مستقل ماہواری خرچ تین سو روپیہ سے زیادہ ہے لیکن اس مد میں اب شائد اپریل کے مصارف ادا کر چکنے کے بعد مئی کے مصارف ادا کرنے کے لئے مشکلات کا سامنا ہو۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ غیب سے ایسے سامان بہم پہونچائے گا اور اپنے بندوں کو خود القا کریگا جو اسکی امداد کے لئے آئیں گے لیکن میرا فرض ہے کہ میں اس ضرورت کو پیش کروں۔ اس مد کیلئے ہر قسم کی رقوم صدقات آنی چاہئیں۔ خصوصاً زکوٰۃ کا روپیہ جس کو ٹھیک زکوٰۃ کے اصل مصرف پر خرچ کیا جاتا ہے ناظرین پوری توجہ کریں اس مد کا روپیہ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیے

مسجد مبارک کی توسیع

میں الحکم کی گذشتہ اشاعت میں مسجد مبارک کی توسیع کی خوشخبری سنا چکا ہوں اس کے متعلق واجب الاحترام سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ نے ایک سرکلر لیٹر مخلص احباب کے نام الگ بذریعہ ڈاک بھیجی ہے اور عام اطلاع کے لئے انہوں نے چاہا ہے کہ میں اس چٹھی کو الحکم میں چھاپ دوں۔ مجھے یہ کہنے کی حاجت نہیں کہ قوم کو کسقدر جلد ضرورت ہے کہ اس آواز پر لبیک کہے اور مسطلوبہ روپیہ بھیجدے۔ خود چٹھی مذکور میں مولوی محمد علی صاحب ممدوح نے اس امر کو بیان کر دیا ہے۔ میں اپنے ناظرین سے امید کرتا ہوں کہ وہ بہت جلد اسپر توجہ کریں گے۔ ایڈیٹر

وہ چٹھی یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

از دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

مکرم بندہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مسجد مبارک کی توسیع کے متعلق بذریعہ اخبار یہ خوشخبری آپ تک پہونچ چکی ہے کہ اس کے لئے ایک قطعہ زمین جس کے لینے کی آرزو مدت سے تھی۔ آخر مل گیا۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے نام اسکی باضابطہ رجسٹری ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود کو اور آپ کے خدام کو اس سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اب یہ ضرورت ہے کہ اسپر عمارت کا کام جلدی شروع کیا جاوے۔ نوسو روپیہ اس قطعہ زمین کی قیمت دی گئی ہے جو خریدا گیا ہے (اسمیں نصف کے قریب قیمت کی اینٹ موجود ہے۔ اور نیچے کے حصہ کی دیواریں بنی ہوئی ہیں) اور عمارت پر اگرچہ ابھی پورا پورا تخمینہ نہیں لگایا گیا (غالباً تین ہزار روپے سے کم خرچ نہ ہوگا۔ کسیقدر ادل بدل موجودہ مسجد کو ساتھ ملانے کے لئے بھی کرنا پڑیگا۔ گویا اس وقت چار ہزار روپیہ کی ضرورت ہے اس کام کی تکمیل کے لئے۔ ادھر بڑی مسجد کی بھی اس سال بہت توسیع ہوئی ہے اور ان دونوں مسجدوں کی توسیع میں یہ خوشخبری ہے کہ اس سلسلہ کو خدا بہت ترقی دینا چاہتا ہے۔ چونکہ انجمن کے معمولی بجٹ سالانہ میں معمولی اخراجات شامل ہوتے ہیں اسلئے اب ضرورت پڑی ہے اسبات کے لئے کہ اپنے احباب کو اس مسجد کے چندہ کے لئے الگ تحریک کی جاوے عام طور پر ایک تحریک بذریعہ اخبار کی گئی ہے اب آپ کی خدمت میں اس چٹھی کے بھیجنے کی یہ غرض ہے کہ آپ اپنی جماعت میں اس چندہ کے لئے تحریک کریں اور حتے الوسع جلدی کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس مبارک کام کے لئے ہمارے دوست چندہ میں بہت سعی کریں گے۔ خدا تعالیٰ نے اس مسجد کے لئے بڑے بڑے وعدے کئے ہیں۔ پس جب انسان اپنے گھر کے لئے جسکے متعلق اسکو علم بھی نہیں ہوتا کہ اسمیں کچھ خیر و برکت ہے یا نہیں بہت سا روپیہ خرچ کر دیتا ہے تو ایک مومن کے لئے کیا مشکل ہے کہ تھوڑا روپیہ خدا کے گھر کے بنانے میں صرف کر دے جو یقیناً اس کے لئے موجب خیر و برکت ہے اور پھر یہ خدا کا گھر بھی وہ گھر ہے جو اس آخری زمانہ میں تمام برکات کا مورد و مصدر ٹھیرایا ہے اور جسکی بنا اس الہام الٰہی پر ہے

مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ۔

پیارے میرے دوستو! طرح طرح کی آفات اور بلائیں آسمان سے نازل ہو رہی ہیں اسوقت ہر ایک کار خیر میں سبقت کرو تا خدا کی حفاظت تمہارے شامل حال ہو۔ اگر اس تخمینہ میں سے کچھ روپیہ بچ رہا یا چندہ کچھ زیادہ آگیا۔ تو باقی روپیہ بڑی مسجد پر صرف کیا جاویگا کیونکہ وہاں بھی توسیع کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔

نوٹ۔ جہاں جہاں اس چٹھی پر کوئی عملی کارروائی ہو ان احباب سے امید ہے۔ کہ خاکسار راقم کو بھی اس سے اطلاع فرماتے رہیں دریغ نہ فرماویں گے۔ مگر روپیہ جو جمع ہو بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیاں آنا چاہئے اور کوپن میں تشریح کر دیجائے کہ چندہ تعمیر مسجد ہے۔

نوٹ۔ یہ مدنظر رکھا جاوے کہ روپے کی ضرورت جلدی ہے لمبی میعاد کے وعدے چندے کے نہ ہوں کیونکہ لمبے وعدے اکثر پورا ہونے سے بھی رہجاتے ہیں۔

ضروری نوٹ۔ اپنے سلسلہ کی خواتین کو بھی اس مبارک چندہ میں شامل ہونے کی تحریک کیجاوے۔ والسلام۔

خاکسار محمد علی از قادیاں۔ مرقومہ ۱۸ اپریل ۱۹۰۷ء

آریہ سماجیوں کی صلح کا نمونہ

ہندو و مسلمانوں کے اتحاد کے متعلق جو آرٹیکل الحکم میں شایع کیا گیا ہے ابھی تک اس کے متعلق کوئی تحریر اتحاد اتحاد پکارنے والوں کی شایع نہیں ہوئی۔ اگر سچے دل سے وہ صلح اور آشتی کے خواہشمند ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ وہ مسلمانوں کی تسلی نہ کریں۔ یہ سوال تو جب طے ہوگا دیکھا جائیگا۔ فی الحال ایک اور گل کھلا ہے جس سے میرے بیان کی تصدیق ہوجائے گی اور صاف معلوم ہوجائیگا کہ آریہ سماجی مسلمانوں کے ساتھ سچے دل سے صلح کرنے کے لئے ہرگز طیار نہیں بلکہ وہ ایک چال چلکر مسلمانوں کو بدنام کرنا چاہتے ہیں اسکا ثبوت پنڈت رام بھجدت چودھری کی وہ تقریر ہے جو انہوں نے گروکل کے سالانہ جلسہ پر ہردوار کی پوتر بھومی میں ہزارہا لوگوں کے سامنے کی ہے۔ اس کے متعلق معزز اخبار زمیندار میں ایک صلح کل نے مندرجہ ذیل نوٹ لکھا ہے جسکو پڑھکر حقیقت کھلتی ہے۔ اس لئے میں اس نوٹ کو درج کرکے مسلمانوں کو آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ وہ ان چالوں سے آگاہ رہیں۔ وہ نوٹ یہ ہے

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور

لائلپور کے گذشتہ سالانہ جلسہ زمینداران میں جو دھواں دھار تقریریں ہوئی تھیں ان میں سب سے زیادہ پرجوش اور دھڑلے کی سپیچ پنڈت رام بھجدت صاحب وکیل لاہور کی تھی جسوقت پنڈت صاحب نے زبان مبارک سے یہ فرمایا کہ میرے مورث اعلےٰ جنکا نام اٹل علاول خاں تھا پیر میاوں کے مریدتھے جو اس سرزمین (بار) کے ایک بڑے ولی ہو گذرے ہیں اور اس لحاظ سے ہنود اور مسلمان ایک ہی ہیں تو انہوں نے ہندو اور مسلمان سامعین کو اپنے نسب نامہ کے اس حیرت انگیز انکشاف سے حیران و ششدر کر دیا اور چونکہ اس انکشاف سے اتفاق اور محبت کی جھلک ایسی صاف طور پر نظر آرہی تھی کہ گویا ہنود اور مسلمان بالکل ایک ہیں اس لئے سب نے فرط خوشی سے تالیاں بجائیں۔ اور واقعی اس سے بڑھکر پنڈت صاحب اتحاد اور اخوت کا اور کیا ثبوت دے سکتے تھے کہ اپنی تقریر کو واہ گروجی کا خالصہ اللہ اکبر پہ نہایت ہی پر ختم کیا۔ لیکن اگر پنڈت صاحب موصوف وہی پنڈت رام بھجدت

بی۔اے وکیل ہیں جو گرو کل کے سالانہ جلسہ میں شریک تھے تو ہمارے ہندو اور مسلمان بھائی یہ سنکر ہکا بکا رہجائیں گے کہ جب ممبران آریہ سماج نے اس سوال کو چھیڑا کہ آیا آریہ سماجیوں کو ہندوں کے دائرہ سے نکل کر مسلمانوں اور عیسائیوں وغیرہ کے ساتھہ کھانا پینا چاہیئے یا نہیں تو انہی پنڈت رام بھجدت صاحب نے یہ رائے دی کہ آریہ سماج غیر اقوام کے ساتھہ کھان پان رکھنے کی صورت میں ہندو قوم کی عام ہمدردی جو اس وقت اسے حاصل ہے کہو بیٹھے گا اور اس سے اس کی ہر دلعزیزی کو سخت دہبہ لگیگا حالانکہ ان کے تمام دوسرے آریہ بھائیوں نے کھان پان کے دائرہ کو وسیع کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ادہر تو یہ دعوے کہ ہندو اور مسلمان ایک ہی ہیں اور ادہر تعصب اور نفرت کا یہ اظہار کہ انہی مسلمانوں کو غیر اقوام کے زمرہ میں شامل کر دیا۔ وہ نظارہ واقعی قابل دید تہا جبکہ پلیٹ فارم پر کھڑے ہوکر پنڈت صاحب نے اتفاق پر لکچر دیتے ہوئے فوراً جوش سے اپنا مُنہ سرخ کر لیا اور داہنے ہاتھ سے چاروں طرف حاضرین کو اپنا زبردست اور خوفناک مکا دکہایا جو اتفاق کی علامت تہی اور کچھ شک نہیں کہ پنڈت صاحب کے اس مکے کو دیکہکر رستم اور اسفندیار کی روح بہی کانپ اٹھی ہوگی غرض پنڈت صاحب اس وقت خود مجسم اتفاق تھے۔ لیکن حقیقت میں یہ ایک تماشہ تہا جسمیں پنڈت صاحب نے اپنا پارٹ بہت اچھی طرح ادا کیا۔ ورنہ پنڈت صاحب کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرانے کی ایسی کیا غرض پڑی تہی۔

راقم ایک صلح کل

مجربات نوردین

حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا نام طبی دنیا میں جس عزت اور وقعت کی نظر سے لیا جاتا ہے وہ امر ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جیسے آپ کو دینی علوم میں خاص قسم کی قابلیت اور فہم عطا کیا ہے اسی طرح علم طب میں آپ کو خاص مذاق اور حذاقت عطا فرمائی ہے جنے اپنے ذاتی اور عام فائدہ کے لئے آپ کے طبی مجربات کو جو ہر قسم کے ڈاکٹری۔ یونانی اور ویدک معالجات پر مشتمل ہیں آپ کی بیاض سے جمع کیا ہے اور آپ ہی کی تجویز اور اشارہ سے اسکو مرتب کیا جسکی اصلاح بہی آپ نے فرمائی۔ یہ سلسلہ ایسا آسان اور عام فہم کیا گیا ہے کہ ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ہر مرض کے اسباب۔ علامات۔ اور مختلف مجرب اور آسان علاج اسمیں لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب اپنے مضمون کے لحاظ سے کیسی جامع اور مفید ہوگی وہ اسی سے ظاہر ہے کہ حضرت حکیم الامت کے مجربات ہیں۔ حضرت ممدوح کے مجربات قطع نظر اس کے کہ بیش قیمت اور مفید مجموعہ ہے آپ سے محبت رکہنے والوں کے لئے ایک علمی یادگار ہے اسلئے امید کیجاتی ہے کہ ہر شخص اس مفید مجموعہ کو بہت جلد خرید لیگا۔ فی الحال پہلی جلد طیار ہے قیمت ۱ر علاوہ محصولڈاک

مفتی فضل رحمان ایڈیٹر طبیب حاذق قادیان

اطلاع

پلیگ کیوجہ سے پہلے ہی مزدور ملنے مشکل ہو رہے تھے اسپر فصل کی کٹائی کیوجہ سے دوگنی مزدوری پر بہی کل کشوں کا ملنا مشکل ہوگیا ہے۔ بڑی تکلیف سے یہ اخبار ۱۴ صفحو نپر طیار ہوا ہے۔ ایک کاتب جسکا لڑکا پلیگ سے فوت ہوگیا تہا اور بعض اور متعلقین بیمار تھے رخصت پر چلا گیا اور ایک پریس کل کشوں کے نہ ملنے کیوجہ سے قطعاً بند کرنا پڑا۔ ایک پریس ڈبل مزدوری دیکر بہ مشکل جاری ہے۔

الحکم کیلئے مشین کا آرڈر

سرپرستانِ الحکم یہ سنکر یقیناً خوش ہونگے کہ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر بہروسہ کرکے ۲۲ر اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک مشین کے لئے آرڈر دیدیا گیا ہے۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ اگست ۱۹۰۷ء تک یا اس سے کچھ پہلے یہ مشین یہاں پہونچ جاوے مشین کا آرڈر میسرز شیخ خدابخش اینڈ سنز لاہور کی معرفت دیا گیا ہے۔ مشین کے آجانے پر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اس کا فضل شامل حال ہوا تو الحکم کی چہپائی کی مشکلات آسان ہو جائینگی۔ بہر حال ساری توفیقیں اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہیں نعم المولےٰ ونعم الرفیق

مشین کیوجہ سے کارخانہ کو ..... کثیر روپیہ کی ضرورت ہے میں الحکم کے سرپرستوں کو اس امر کیطرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اسوقت اسکی اعانت کریں جدید خریدار بہم پہونچاکر انکی قیمتیں بہجوا دیں۔ بقایا دار اپنا بقایا بہیجدیں اور آیندہ کی قیمت ارسال کریں۔ مطبع کی تجارت و کتابوں کی فروخت میں سعی کریں۔ خصوصاً حقیقت نماز (جو بہت جلد شایع ہونیوالی ہے) اور تفسیر سورہ بقر کی اشاعت کے لئے تحریک کریں بہر حال جسطرح کسی سے ممکن ہو وہ اس موقع پر اپنے اخبار کو اس قابل بنانے کی سعی کرے کہ وہ اپنا مشین پریس قائم کر سکے۔ اور آخر جو کچھ ہوگا وہ اللہ ہی کے فضل سے ہوگا۔ والسلام

احقر العباد یعقوب علی

طوفانِ بغاوت

پنجاب میں ایک طرف طاعون کا عذاب غضب ڈھا رہا ہے ایسی حالت اور صورت میں چاہئے تھا کہ لوگوں میں رفق اور حسن اخلاق کے ساتھ شرافت۔ خدا ترسی اور فرض شناسی پیدا ہوتی مگر ملک اور اہل ملک کی یہ کیسی بدقسمتی ہے کہ اسے رہنمائی کرنیوالے وہ لوگ ملے ہیں جو اپنے ذاتی اغراض اور عظمت کے خیال کو مدنظر رکھکر بیوقوفوں کو بھڑکا کر تماشا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس طاعونی لہر کے ساتھ بغاوت کے طوفان کے آثار بھی پولیٹکل آسمان پر نظر آتے ہیں۔ اور اس فساد کی طاعون کے جراثیم ملک میں پہنچانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ میں بلاخوف تردید کہونگا کہ ان جراثیم کو پھیلانیوالے ہمارے مہاتما ہندو بھائی ہیں جو ایک طرف تو پانی پن کر پینا چاہتے ہیں اور دوسری طرف انسانوں پر ظلم کرنے کے لئے دلیر اور بیباک ہیں۔

پنجابی اخبار کے مقدمہ کے بعد جو حرکات ظاہر کیگئی ہیں وہ سراسر مآل اندیشی اور انسانیت کے برخلاف ہیں۔ کیا اسی تہذیب و متانت پر یہ کوشش اور آرزو کیجاتی ہے کہ

ہمارا اپنا راج ہو

میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا اور اس امر کی پروا نہیں کرتا کہ یہ شوریدہ سر مجھے گالیاں دیں گے اور اگر ان کے بس میں ہو تو وہ حملہ کرنے پر بھی آمادہ ہوں لیکن اس وقت میں اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کو آگاہ کروں کہ وہ ایسے خطرناک طریقوں سے پرہیز کریں اور مسلمانوں کے پولیٹیکل کا فرض ہے کہ وہ اپنی زیر اثر جماعتوں کو ایسے تمام جلسوں اور تحریکوں سے بالکل الگ رہنے کی ہدایت کریں۔

ان ہندوؤں کی شیریں سخنیوں اور لجاجت پر ہرگز نہ جانا یہ جسطرح انگریزی قوم کے دشمن ہیں اسیطرح مسلمانوں کے بدخواہ ہیں۔ کیا نہیں ہے کا وہ راہ بہت جو دوہری نہیں جو ایک طرف اللہ اکبر کے نعرے مارتا ہے اور سب گورو کی ہیں جاتا ہے تو اسکی پوزیشن بدل جاتی ہے یہ نیش زنی کریں گے اور مسلمانوں کو جو ہر طرح سے قابل رحم ہیں بدنام کرنیکی کوشش کریں گے اسلئے یہ وقت ہے کہ مسلمان ان سے بالکل الگ ہو جائیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ انسانیت کا برتاؤ ان سے نہ کریں جہانتک انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے وہ کرو۔ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو کسی کی مدد کر سکتے ہو کرو مگر

ایسی خطرناک تحریکوں میں شامل مت ہو

ہمارے لئے خیر اور برکت اسی میں ہے کہ ہم

شاہِ وقت کی پوری اطاعت کریں

احمدی قوم کے لئے خصوصاً یہ نازک وقت ہے اگرچہ اسکی تعداد چار لاکھ کے قریب ہے لیکن بیس کروڑ کے مقابلہ میں اسکی کیا ہستی ہے۔ مسلمان اس سے دشمن اور ہندو اس سے بیزار باوجود اسکے بھی میں بڑی مسرت سے ظاہر کرتا ہوں کہ یہ قوم شاہِ وقت کے متعلق اپنے فرض کو خدا کے فضل سے خوب شناخت کرتی ہے کیونکہ ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو

تاجِ برطانیہ کا دلی خیرخواہ ہے

اپنی شرایط بیعت میں دوسری ہی شرط یہ رکھی ہے کہ

ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا

پس جبکہ ایک مخلص مرید کے لئے یہ ضروری ہے کہ بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا تو ہمیں اس موقع پر یہ ظاہر کرنے کا فخر ہے کہ

احمدی قوم قطعاً ایسی خطرناک تحریکوں میں شامل نہیں

تجربہ نے بتا دیا ہے کہ گذشتہ مواقع پر جب طالبعلموں نے سٹرائک کیا تو احمدی طلبا ایسی تمام تحریکوں سے الگ رہے اور انشاء اللہ گورنمنٹ دیکھ لیگی کہ

احمدی قوم ایسی تحریکوں کو قطعاً ناپسند کرتی ہے

اور اسکا کوئی فرد انمیں شامل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہوا۔ تمام احمدی یاد رکھیں کہ خواہ لالچ سے یا دہمکی سے ایسی تحریکوں میں تمہیں شامل ہونے کے لئے کہا جاوے مگر ایسے لوگوں کی قطعاً پروا نہ کرو اسلئے کہ تمہارا امام ان باتوں کو سخت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ہم ان برکات اور احسانات کو کبھی بھول نہیں سکتے جو تاجِ برطانیہ کی بدولت ہمیں حاصل ہیں۔

ان مسلمانوں کی سخت نادانی ہوگی جو ایسے لوگوں کے شامل ہوں جو ایک جانور کو اشرف المخلوقات انسان پر ترجیح دیتے ہیں۔

اگر ہمارے ہمسائے اس سے بیزار ہوتے ہیں تو ہوں

انا برءٰ ؤا منکم

ہم سے کبھی نہیں ہو سکتا کہ ناشکری اور غداری کا ناپاک بیج بوئیں تم کو اس روکا نہیں جاتا کہ ادب اور عجز کے ساتھ اپنے معروضات پیش کرو۔ گورنمنٹ سننے کو آمادہ ہے لیکن بیحیائی اچھی نہیں جو کیجاتی ہے کیا یہ پولیٹیکل لیڈر پسند کرتے ہیں کہ انکی اولاد انکے سامنے شوخی کرے پھر گورنمنٹ انگلشیہ کی مہربانیوں اور عطوفتوں کا یہی ثمرہ ہے جو شوریدہ سر لڑکوں کو لیکر دکھایا جاتا ہے۔ کچھ تو شرم کرو۔

مسلمان ناقابل عفو غلطی کریں گے اگر ایسی تحریکوں میں حصہ لیں مسلمان اخبار نویسوں اور لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ قوم کو آگاہ کریں اور اس طوفان بے تمیزی کے سیلاب سے الگ رہنے کی ہدایت کریں۔

آسمان بار نشان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائیدی نشانات کی وہ بارش ہو رہی ہے کہ انکا شمار بھی مشکل ہو گیا ہے کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا۔ ۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو حضرت اقدس کو یہ الہام ہوا تھا

اردت زمان الزلزلۃ

میں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آ جاوے۔

اسپر یہ نوٹ دیا گیا تھا اس سے کسی معمولی زلزلہ کیطرف اشارہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو بڑے بڑے زلازل کا ارادہ کیا ہے یہ انہیں سے ایک ہے جس کا وقت قریب آ گیا معلوم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ وحی الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء اور ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء میں چھاپی گئی اور ایسا ہی اخبار بدر میگزین۔ تشحیذ الاذہان وغیرہ رسایل میں بھی قبل از وقت شایع ہوئی۔ چونکہ اسمیں ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک زلزلہ کا وقت قریب آ گیا ہوا معلوم ہوتا ہے اسی کے موافق ۱۲ اور ۱۳ اپریل کی درمیانی شب کو ۱۲ بجے کے قریب پنجاب کے اکثر مقامات میں زلزلہ آیا۔ اور یوں خدا کا کلام پورا ہوا۔

اس کے متعلق بعض خطوط کا خلاصہ یہ ہے

کوہاٹ سے مرزا عباس علی صاحب لکھتے ہیں۔ ایک سخت دھکا زلزلہ کا آیا اور قریباً تین منٹ تک زمین حرکت کرتی رہی سبحان اللہ ہمارے امام کی باتیں لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہیں

میاں غلام رسول تیم سب انسپکٹر خصتی بگہیانہ ضلع جہنگ سے لکھتے ہیں۔ شب گذشتہ کو پونے ۱۱ بجے بعد رات کے یہاں بڑا زلزلہ آیا عام لوگ جو سو گئے تھے وہ جاگ کھڑے ہوئی اور بھاگ کر مکانوں سے باہر نکل آئے۔ جڑیاں جنگی گھونسلے چھتوں میں تھے گر پڑیں پہلے آہستہ آہستہ زلزلہ شروع ہوکر پھر ایک بڑا دھکا۔ کہاں ہیں وہ ماہرین جنکا دعوی تھا کہ اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد اب مدتوں تک کوئی بڑا زلزلہ نہیں آئیگا اور کدھر ہیں منکرین دیکھیں کہ خدا کی باتیں کسطرح پوری ہو رہی ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک آسمان سے نشانات کی بارش ہو رہی ہے کہ ہر روز نئے عجیب عجیب نشانات پورے ہو رہے ہیں

پشاور سے ایک بھائی لکھتے ہیں کہ گیارہ بجکر بیس منٹ پر سخت زلزلہ آیا ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء بروز ہفتہ ڈیڑھ یا دو منٹ تک رہا۔

ایسا ہی سیالکوٹ سے مکرمی سید حامد شاہ صاحب اور لاہور سے ڈاکٹر محمد حسین صاحب نے اور بعض دوسرے مقامات سے ایسی ہی خبریں آئی ہیں۔

ہفتہ وار نصف لاکھ سے زیادہ موتیں

گو کمبخت طاعون ہندوستان میں سنہ ۱۸۹۵ء میں شروع ہوا تھا مگر اس سال میں طاعونی اموات کا کوئی حساب نہیں رکھا گیا تھا لیکن سنہ ۱۸۹۶ء گورنمنٹ نے

اموات کا حساب رکھنا

شروع کر دیا جسکی تفصیل اپریل سنہ ۱۹۰۶ء تک حسب ذیل ہے۔

سال		تعداد اموات طاعون
سنہ ۱۸۹۶ء	.. ..	۱۷۰۴
سنہ ۱۸۹۷ء	.. ..	۵۶۰۵۵
سنہ ۱۸۹۸ء	.. ..	۱۰۱۸۵۳
سنہ ۱۸۹۹ء	.. ..	۱۳۴۷۸۹
سنہ ۱۹۰۰ء	.. ..	۹۳۱۵۰
سنہ ۱۹۰۱ء	.. ..	۲۷۳۶۷۹
سنہ ۱۹۰۲ء	.. ..	۵۷۷۴۲۷
سنہ ۱۹۰۳ء	.. ..	۸۵۱۰۲۶۳
سنہ ۱۹۰۴ء	.. ..	۱۰۲۲۲۹۹
سنہ ۱۹۰۵ء	.. ..	۹۵۰۸۶۳
سنہ ۱۹۰۶ء (صرف جنوری سے اپریل تک		۱۷۰۰۰۰

لیکن سنہ ۱۹۰۶ء سنہ ۱۹۰۵ء سے تعداد اموات کے لحاظ سے کسیقدر کم رہا۔ مگر سنہ ۱۹۰۶ء یقیناً اپنے سب ماسبق سالوں سے

اموات میں گوئے سبقت لیجائیگا

کیونکہ اسکی صرف ایک ہفتہ کی اموات کی کیفیت جو ذیل میں درج کیجاتی ہے بیحد ہولناک ہے۔

ترپن ہزار سے زیادہ موتیں

صرف ایک ہفتہ کی طاعون کی کارگزاری سنگدل سے سنگدل شخص کے رونگٹے کھڑے کر دینے کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ ہفتہ مختتمہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کے اندر تمام ہندوستان میں حسب ذیل اموات درج کیگئی ہے۔ یعنی ۶۲ ہزار ۸ سو ۹۷ وارداتیں اور (۵۳۶۸۱) موتیں ہوئیں جنکی تفصیل مختلف صوبجات کے لحاظ سے یہ ہے۔ احاطہ بمبئی (۴۰۰۶) مدراس (۱۲) بنگال (۳۸۶۷) صوبجات متحدہ (۱۵۱۶۲) پنجاب (۲۷۹۰۰) مشرقی بنگال میں کوئی موت نہیں ہوئی۔ صوبجات متوسطہ (۱۵۱۹)۔ وسط ہند (۲۲۳) راجپوتانہ (۳۲۵ ہفتہ ماسبق میں) کشمیر (۲۲۹)۔ صوبہ سرحد شمال مغربی (۲) برہما کی کیفیت موصول نہیں ہوئی تھی۔ اور ذیل کے اضلاع میں ہفتہ کی اموات ایک ہزار سے متجاوز ہوئیں۔ سارن (۱۷۴۹) مظفر نگر (۴۴۹۷) بلیارہ (۱۳۳۸) انبالہ (۱۵۵۹) لودہانہ (۱۲۷۹) رہتک (۱۷۵) جالندہر (۲۱۹۰)۔ فیروزپور (۱۲۷۸)۔ گورداسپور (۱۲۵۵)۔ لاہور (۱۷۱۵) گوجرانوالہ (۵۲۱۹) سیالکوٹ (۳۲۷۷) گجرات (۱۵۲۶) اور ریاست پٹیالہ (۱۱۰۶) +

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت تمام ہندوستان [illegible] زیادہ طاعون [illegible] صوبجات متحدہ میں گو بلحاظ ایک ضلع کی کثرت اموات کے ضلع مظفر نگر سب سے بڑہا ہوا ہے جہاں ایک ہفتہ کے اندر

بیس ہزار اموات ایک ضلع میں

ہوں بعض بعض شہر اور دیہات تو بالکل ویران اور برباد ہو رہے ہیں۔ ضلع مظفر نگر کا کیا حال ہوگا کہ جہاں بیس ہزار کے قریب اموات ایک ہفتہ میں ہوئیں۔ جبکہ ضلع گوجرانوالہ میں اُلو بول گیا ہے اور کئی گھر بالکل بند ہو گئے ہیں اور خاندان برباد ہو گئے ہیں کہ جہاں کی ہفتہ وار اوسط سوا پانچ ہزار رہے اور مجھے ذاتی علم سے معلوم ہے کہ وہاں لوگوں کی کیسی ناگفتہ بہ حالت ہے۔ ایک صاحب نے جو دو روز ہوئے اپنے گھر گوجرانوالہ میں ایسٹر کی تعطیلات میں گئے تھے بیان کیا کہ قبرستان میں جنازوں کی یہ کثرت ہے کہ بعض لوگ ایک جنازے کے ہمراہ جاتے ہیں۔ چار چار چھ چھ گھنٹے قبرستان سے واپس نہیں آسکتے۔ کیونکہ جنازوں کا تانتا لگا رہتا ہے۔ اور وہ یکے بعد دیگرے سب میتوں کے جنازے پڑہتے رہتے ہیں۔ اور یہی حال لاہور کے قبرستان میں ہے۔

خاص لاہور میں بھی کہ جہاں روزانہ وارداتوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ (۱۰۴) تک سرکاری طور پر بھی درج رجسٹر ہو چکی ہے۔ چھوٹا موٹا

نمونہ محشر برپا ہے

قبرستان اور مرگھٹ کیطرف لاشوں کا تانتا بندہا ہوا ہے کسی کو اپنی سلامتی پر ذرا بھروسہ نہیں رہا۔ کاروبار آدھے تہائی بمشکل چلتے ہیں۔ کارخانہ پیسہ اخبار میں حاضری کا اوسط نصف کے قریب رہگیا ہے۔ یہی حال باقی سب کاموں کا ہوگا۔ لوگ شہر کے اندر سے بھاگ بھاگ کر بیرونی علاقوں میں یا باہر کوٹھیوں میں جا رہے ہیں لیکن نہ اتنی کوٹھیاں ہیں اور نہ دیگر محفوظ مکانات اتنے ملتے ہیں کہ جہاں سب لوگوں کی گنجایش ہو سکے۔ اسوقت لوکل گورنمنٹ بعد پلیگ کمیٹی کو ان لوگوں کو طاعون زدہ مقامات سے دور پناہ بہم پہونچانے میں مدد دینی چاہئے اور لوگوں کے ذہن نشین کرنا چاہئے کہ طاعون کا بہترین علاج یہی ہے کہ وہ

طاعون زدہ لوگوں اور علاقوں سے علیحدہ رہیں!

اسمیں کوئی شک نہیں کہ طاعون کا بہترین اور حکمی علاج اب تک معلوم نہیں ہوا۔ اسلئے بہت لوگوں کا اس وبا سے مرنا ضروری ہے لیکن جسقدر متفرق علاج اور احتیاطیں ابتک معلوم ہو چکی ہیں اُنپر بھی عوام الناس کاربند نہیں ہوتے اور نہ ہو سکتے ہیں۔ اس میں زیادہ تر قصور اُن کے تعلیم یافتہ بھائیوں کا ہے۔ جو

اپنا فرض ادا نہیں کرتے

میرے خیال میں اس وقت لاہور میں تعلیم یافتہ اہل شہر کا ایک بہت بڑا جلسہ ٹاؤن ہال یا کسی دوسرے مکان پر ہونا چاہئے تاکہ اہل شہر کی اس مصیبت پر غور کر کے کچھ تدابیر فیصل کرے۔ بیسیوں چھوٹی موٹی باتوں میں اہل شہر کو مدد دی سکتی ممکن ہے۔ جو کہ حقہ نہیں دیجا رہی ہے ایسا جلسہ اب بھی بہت جلد ہونا ضروری ہے۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ انڈین ایسوسی ایشن لاہور نے اس طرف کچھ توجہ کی ہے اور چندہ کا اپیل کیا ہے۔ یہ بہت اچھا کام ہے۔ مگر انڈین ایسوسی ایشن کو ایک عام جلسہ بھی کرنا چاہئے تاکہ حالات موجودہ پر بحث کر کے کچھ تدابیر اختیار کیجا سکیں۔ (روزانہ پیسہ)

(الحکم) اس نمونہ قیامت کو دیکھ کر کون دل ہے جو تھرا نہیں اٹھے گا۔ سنہ ۱۸۹۸ء [illegible] طاعون [illegible] میں بشدت پھیل جانے کی پیشگوئی کی تھی اسوقت اسی ہمعصر پیسہ اخبار نے ہنسی اڑائی تھی اور پھر سب [illegible] میں اس آفت کے آنے کی خبر دی گئی تو پیسہ اخبار نے لکھا تھا کہ لاہور اس لئے محفوظ رہا کہ پیسہ اخبار کا ناچیز ایڈیٹر اس میں موجود ہے۔ بلکہ یہ بھی کہا کہ انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر ہزاروں آدمی آئے اور لاٹ صاحب کے تبادلہ کی وجہ سے بھی بڑا ازدہام ہوا۔ مگر لاہور محفوظ رہا پیسہ اخبار سنت اللہ سے محض ناواقف تھا اور ہے اور اسکو

خبر نہ تھی کہ

دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اب جبکہ سال گذشتہ میں یہ اعتقاد کر لیا گیا تھا کہ طاعون سے ملک بالکل پاک ہو جائے گا خدا تعالیٰ نے اپنا کرشمۂ قدرت دکھایا اور اس قہری تجلی کی چمک سے دنیا کو حیرت زدہ بنا دیا۔ وہی لاہور ہے جس کی نسبت خود پیسہ اخبار کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ

نمونہ محشر برپا ہے

بہر حال پیسہ اخبار کے ایڈیٹر اور دوسرے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹلا نہیں کرتیں۔ اسوقت بہت ہی نازک دن ہیں اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جاوے۔ اب وقت ہے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور پوری نیاز مندی کے ساتھ

یا مسیح الخلق عدوانا

کہتے ہوئے خدا کے برگزیدہ مامور کی طرف رجوع کریں اور اس علاج پر کاربند ہوں جو اس نے خدا تعالیٰ کی وحی سے اطلاع پا کر بتایا ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اس کے سوا اور کوئی چارہ اور راہ نہیں۔ اس مرتبہ طاعون کے ذریعہ جسقدر اموات پبلک میں ہو رہی ہیں وہ نہایت ہی ڈراونی تعداد ہے۔ ایک ہفتہ میں نصف لاکھ سے زیادہ موتیں بھی تعداد ایسی تعداد نہیں جو گورنمنٹ کو بھی متحیر نہ کر دے۔ اسلئے اس کے دوسرے الفاظ میں یہ معنے ہیں کہ ایک ہفتہ کے اندر

نصف لاکھ سے زیادہ رعایا گورنمنٹ کی حلقہ اطاعت سے کم ہو جاتی ہے

پس اس سے تمدن تجارت اور دوسرے امور پر جو اثر پڑ رہا ہے وہ ایسا نہیں کہ سرسری نظر سے دیکھا جاوے گورنمنٹ کیا کر سکتی ہے؟ یہ خود اس کا اپنا کام ہے۔ ہاں میں اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہ وقت ہے کہ لوگوں کو پوری مدد دیجاوے۔ اب لوگ سیگریگیشن کی اہمیت اور ضرورت کو بھی سمجھنے لگے ہیں اور ایک حد تک یہ طریق مفید بھی ثابت ہوا ہے۔ پس ایسے لئے اور ضروری ادویات کے لئے کثیر التعداد روپیہ منظور کرنا چاہیئے۔ اور تا ہم لوگ بھی جو اپنے اخلاق عادات کے لحاظ سے متمیز ہوں۔ گورنمنٹ سے جہانتک اس بات کا تعلق ہے اس حد تک گورنمنٹ اپنی رعایا کو مدد دے اور رعایا کا فرض ہے کہ وہ صدق دل اور نیک نیتی سے گورنمنٹ کی تدابیر انسداد کو عمل میں لاوے۔ یہ تو جسمانی طریق اصلاح کا ہے مگر اس کے ساتھ ہی اس امر کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ طاعون کا اصلی جرم انسان کی بے تبدیلی سے ہلاک ہوں گے۔

جہاں سیگریگیشن دوسرے علاج کئے ہیں کیوں متفق ہو کر اس طریق علاج کا تجربہ نہیں کیا جاتا۔

جو خدا کا مامور بتاتا ہے

کیا اس علاج میں کوئی نقصان اور ہرج ہے؟ کیا وہ روپیہ پیسہ کے لحاظ سے بہت قیمتی ہے؟ نہیں وہ تو ایسا علاج ہے کہ ہر شخص آسانی سے اختیار کر سکتا ہے

خدا تعالیٰ سے سچی صلح

سچ یہ ہے کہ اب اگر کوئی علاج کارگر ہو سکتا ہے تو وہ

جز دعائے بامداد و گریہ اسحار نیست

کے مضمون کے اندر ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس سے فائدہ اٹھا سکیں کیونکہ ساری توفیقیں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ نعم المولیٰ ونعم الرفیق۔ ضد اور عداوت کو چھوڑ کر ٹھنڈے دل سے ان باتوں پر غور کرنا چاہیئے جو خدا کا مامور بتاتا ہے

ایک آریہ اخبار فحش نویسی کے جرم میں

آگرہ کا اخبار مسافر (جو لیکھرام آریہ مسافر کی یادگار میں نکالا گیا ہے) جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے فحش نویسی کے جرم میں ماخوذ ہے اور اس پر سرکار کی طرف سے مقدمہ چلایا گیا ہے مگر راستی کا دیوتا اور روشنی کا فرزند پرکاش اصل حال کو چھپا کر جہاں اسلامی اخبارات کو بدتہذیب قرار دیتا ہے وہاں مسافر پر اس مقدمہ کی وجہ مسلمان بتاتا ہے اور اصل غرض اسکی یہ ہے کہ مسافر کے لئے چندہ میں آریہ لوگ روپیہ بھیجیں۔ مجھے اس بحث نہیں کہ آریہ اسکو روپیہ بھیجیں یا نہ بھیجیں یہ وہ جانیں اور ان کا کام لیکن اتنا انکو سوچ لینا چاہیئے کہ اس کے دوسرے الفاظ میں یہی معنے ہیں کہ وہ اس فحش نویسی کے حامی اور مسافر کے ایڈیٹر کو زیادہ بے باک بنانے کے محرک ہیں۔ کیا وہ اسی کرتوت پر مسلمانوں سے صلح کرنی چاہتے ہیں اور یہی اصول اتحاد ہے مسلمانوں نے تو نہایت صبر اور برداشت سے مسافر کی ناپاک اور گندی تحریروں کو دیکھا۔ لیکن گورنمنٹ کے انصاف نے اسے مجبور کیا کہ وہ ایسی فحش تحریر پر نوٹس لے۔ انہیں مسلمانوں کو الزام دینا ہی کمینہ روبہ ہے پرکاش کو ایسی طرز اختیار کرنے سے محترز رہنا چاہیئے۔

کیا گوروکل کے پنڈال میں جھوٹ بولا گیا؟

مہاتما پارٹی کی تعلیمی انسٹیٹیوشن گوروکل کے سالانہ جلسہ پر ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کو جو آریہ کانفرنس ہوئی اس کا مضمون غیر مت وادیوں سے ہمارا برتاؤ تھا۔ اس مضمون پر مہاتما پارٹی کے لیڈروں نے تقریریں کیں ان میں ماسٹر رام دیو صاحب نے کہا کہ ہمارا طریقہ تحریر اور تقریر اسقدر ناموزوں ہے کہ اس میں تبدیلی کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اور ایسا ہی لالہ منشی رام صاحب نے جو اس مجلس کے میر مجلس تھے کہا کہ اتنا ضرور ہے کہ غیر مذاہب والوں کو سخت الفاظ سے مخاطب نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ویدک دھرم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور عیسے (علیہ السلام) کو سخت الفاظ میں مخاطب ہونے سے اُنت نہیں ہو سکتا۔

غرض متفق طور پر تسلیم کر لیا گیا کہ آریہ سماج کا طریقہ تحریر و تقریر غیر مذاہب کے متعلق قابل اصلاح ہے اور موجودہ حالت قابل اعتراض ہے لیکن پرکاش کا ایڈیٹر جلسہ میں موجود ہونے کے باوجود اور خود بھی روئداد کو شایع کرنے کے باوجود مسلمانوں پر الزام لگاتا ہے کہ وہ بدتہذیبی سے کام لیتے ہیں۔ پرکاش کے ایڈیٹر کو شرم کرنی چاہیئے۔ یہ بدتہذیبی آریوں کو مبارک ہو۔ آریوں کے پاس اور ہے کیا جو وہ پیش کریں گے آجا کر ایک نیوگ ہے اس کے فضائل بیان کرتے رہیں کون انہیں منع کرتا ہے

آریو تمہی اس کانفرنس کا نتیجہ کیا ہوگا؟

جبکہ گوروکل میں آریوں کے طرز تحریر و تقریر کو بدل دینے پر متفق آواز اٹھائی گئی ہے تو کیا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پنڈت لیکھرام کی کتابوں کی اشاعت بند کر دیجاوے اور ستیارتھ پرکاش کا چودھواں سمولاس

(باقی)

نکالدیا جاوے؟ اور آئندہ بےباک آریوں کے منہ میں لگام دیدیا جاوے؟ اور آریہ مسافر کا روش بدل دیا جاوے؟ یہ تجربہ بتائیگا اور ہم دیکھیں گے!

وہ جو خدا کیطرف سے ہے اسے کون ضایع کرسکتا ہے

احمق انسان قدرت کا مقابلہ کرنے میں اپنی بہادری ظاہر کرتا ہے مگر حقیقت میں وہ اپنی جان پر ظلم کرتا اور دانشمندوں کے لئے ایک مضحکہ بنتا ہے۔ خداتعالےٰ کے مامور و مرسل کو کوئی انسانی طاقت کبھی مٹا نہیں سکتی اور نہ اسکی کارروائیوں اور مقاصد میں روک پیدا کرسکتی ہے وہ ایک پہاڑ ہوتا ہے جو اس سے ٹکر مارتا ہے وہ اپنا سر پاش پاش کرکے خود ہی ہلاک ہوجاتا ہے اسے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا۔ پرکاش کے ایڈیٹر نے قادیاں کے کٹر آریوں سومراج اور اچھر چند کے مرنے پر اظہار افسوس کے ضمن میں لکھا ہے۔

"وہ پنڈت سومراج اور لالہ اچھر چند کی ذات کے ساتھ ہمعصر شبھ چنتک کی ذات وابستہ تھی اسلئے قدرتی طور پر انکی موت کے ساتھ اخبار کی بھی موت سمجھنی چاہئے۔ لیکن ہماری رائے میں ضلع گورداسپور کے آریہ بھائیوں کا فرض ہے کہ جسطرح ہوسکے ایسی حالت میں اخبار کو جاری رکھیں کیونکہ جس پاکھنڈ کے ناش کے لئے شبھ چنتک کا جنم ہوا تھا وہ پاکھنڈ اسوقت تک قائم ہے اور اگر اخبار بند ہوگیا تو ممکن ہے کہ مرزائی ہمارے بھولے بھائیوں کو اپنے دام تزویر میں لے آویں لوگوں کو مرزا کے فریب سے آگاہ رکھنے کے لئے لازمی ہے کہ شبھ چنتک کی ہستی قایم رہے۔"

پرکاش کا ایڈیٹر جو اپنے مضمون مفہوم کے نام سے اگنی کا فرزند کہلا سکتا ہے (تیسرے نیوگی خصم سے مراد نہیں) اس سلسلہ کو پاکھنڈ قرار دیتا ہے اور اسکو ناش کرنے کے لئے شبھ چنتک کی ہستی لازمی بتاتا ہے۔ کاش وہ گھر میں پہلے سے سوچ لیتا کہ اس پاکھنڈ کو ناش کرنے کے لئے اٹھنے والوں کا کیا حشر ہوا اور واقعات نے کس کو پاکھنڈ قرار دیا لیکھرام کس دھوم کے ساتھ خدا کے قائم کردہ سلسلہ کو مٹانے کے لئے اٹھا اور تین سال کے اندر سلسلہ اور اس کے بانی کے مٹ جانے کی پیشگوئی کرگیا مگر آج لیکھرام کی ہڈیاں بھی نظر نہیں آتی ہیں کیا پرکاش کا ایڈیٹر بتا سکتا ہے کہ وہ کہاں ہے؟ کسی کتے یا بندر یا سور کو پکڑ کر کہدے کہ لیکھرام جی مہاراج اس میں براجتے ہیں تو اسکو کوئی عقلمند تسلیم نہیں کرے گا۔ وہ جو خدا کے مامور کو مٹانے کو اٹھا تھا خود مٹ گیا۔ اور ابتر بےنام ونشان ہوکر مرگیا۔ اور اولاد نہونے کی وجہ سے بھی نجات سے محروم رہا مگر وہ جسکو پاکھنڈ کہتے تھے وہ حق ثابت ہوکر اٹل پہاڑ کیطرح قایم ہے اور بڑے زور کے ساتھ اسکی ترقی کی موجیں بہ رہی ہیں جسکو اب کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ پھر پرکاش کے ایڈیٹر کے خیال کے موافق شبھ چنتک کا جنم اسی غرض کے لئے ہوا؟ اس سے کیا گیا؟ اس سلسلہ کو مٹانے میں کہاں تک کامیاب ہوا؟ خود مٹ گیا اور اپنا نام ونشان مٹا گیا۔ اور سلسلہ کے باغ میں کھاد کا کام دے گیا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے کمر باندھ کر اٹھے اور ناکام نامراد ہوکر یا تو گمنام ہوگئے یا انکا نام ونشان مٹ گیا۔

ہمیں اس سے انکار نہیں کہ آپ اخبار کو جاری نہ کریں کریں اور شوق سے کریں اور دل کو ابھارنے سے کیا فائدہ کیوں خود ہی بوریا بستر اٹھا کر قادیاں میں ڈیرا نہیں لگا دیتے۔ تاکہ جوگ نہ کرانا پڑے (یعنے پھر ولی سے مخالفت سلسلہ کا کام نہ لو خود ہی کرو) اور رائے شو سنگھ یا بخشی [illegible] جی کو ابھارنے کی نوبت نہ آئے۔

لیکن یاد رکھو کہ خداتعالےٰ کے مامور کے مقابلہ میں جو آیا اور جب آیا وہ ذلیل ورسوا ہوا اور ہوگا اس مواج دریا کو کوئی تنکا روک نہیں سکتا جو ایسی بیہودہ حرکت کرے گا وہ خود بہ جائے گا ایک شبھ چنتک کیا اگر تمہارے چھوٹے اور بڑے اور اگلے اور پچھلے اکیلے اکیلے اور سب کے سب اکٹھے ہوکر انسانوں کی صورت میں یا سوروں اور بندروں اور بھیڑیوں کی جون میں حملہ کریں پھر بھی وہ اس

پہاڑ کو جنبش نہیں دے سکیں گے

کیونکہ وہ خداتعالیٰ کا مرسل ہے اور اس کے لئے وعدہ الٰہی یہی ہے

سیھزم الجمع ویولون الدبر

سخت احتیاط مطلوب ہے

انگریزی تہذیب کیطرف ہز مجسٹی امیر کابل کا میلان ذیل کے واقعہ سے معلوم ہوسکتا ہے۔ مدراس میل کا نامہ نگار مطلع کرتا ہے کہ مس شیبی جن کو حال میں امیر صاحب نے بیگمات کی تعلیم کے لئے ملازم رکھا ہے ۲۶ر مارچ کو اوٹاک منڈ سے کنور پہنچیں اور اپنی خدمات کا چارج لینے کے لئے بذریعہ ریل براہ پشاور کابل کو روانہ ہوگئیں۔ ان کے ساتھ ایک جرمن خادمہ ہے اور دو کتے ہیں جو ضرورت کے وقت معقول باڈی گارڈ ثابت ہوں گے۔ افغانی معاملات کی تاریخ میں یہ تعیناتی ایک نیا باب بنتی ہے کیونکہ مس شیبی محض اسی غرض سے کابل جارہی ہیں کہ بیگمات کو انگریزی طرز پر ہز مجسٹی کے خانگی انتظامات کی تعلیم دیں۔ اور انگریزی طریق پر مہمانوں کی خاطر ومدارات کے اصول سکھائیں مس موصوفہ ہر طرح اس عہدہ کی اہل ہیں۔ کیونکہ گانے بجانے میں ان کو خاص مہارت ہے اور زباندانی میں بھی اچھا ملکہ ہے۔ امپیریل گورنمنٹ کی ذمہ واری پر مس موصوفہ کابل گئی ہیں"

مولائے عبدالعزیز والی مراقش کی مثال اسوقت ہمارے سامنے ہے۔ غالبا امیر کابل بھی اخباری دنیا کے ایسے موٹے واقعہ سے بیخبر نہوں گے مولائے موصوف کو اپنی رعایا میں کیوں ہر دلعزیزی حاصل نہیں ہوئی؟ محض اسیوجہ سے کہ انہوں نے پبلک کی فیلنگز کی پروا نہ کرکے بالکل صاحب لوگوں کی سی بود وباش اور معاشرت اختیار کرلی۔ لوگوں کے دلوں سے انکی مذہبی فرمانروا ہونے کا وقار اٹھ گیا۔ ہز مجسٹی امیر کابل کو بھی جو اسلامی دنیا میں حضرت خلافت پناہی اور سلطنت ایران کے بعد تیسرے درجہ پر ہیں اور جن پر ایک کثیر اسلامی آبادی کی عظمت واحترام کی نگاہیں پڑتی ہیں۔ نیا راستہ اختیار کرنے میں۔ جو اپنی ظاہری خوبیوں کے لحاظ سے نہایت دلکش ہے نہایت حزم واحتیاط سے کام لینا چاہئے۔ اور جبتک افغانی پبلک جنرل تعلیم سے بہرہ اندوز نہو ان کو چاہئے کہ انہی نشانات معروفہ کو ہادی راہ بنائیں جو امیر مرحوم نے قائم کردیے ہیں۔

(وکیل)